سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۳۲

# آدابِ راہِ وفا

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال، کراچی

سلسلۂ مواعظ حسنہ نمبر ۳۲

# آدابِ راہِ وفا

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسب ہدایت و ارشاد

حلیم اُمت حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

www.khanqah.org

بفیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بامیدِ نصیحتِ دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

# انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا دامت برکاتہم کی جملہ تصانیف و تالیفات

## محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

## حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

## حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

# ضروری تفصیل


وعظ : آدابِ راہِ وفا

واعظ : عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۲۶؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ مطابق ۲۸؍ستمبر ۱۹۹۷ء بروز اتوار

مقام : اسٹینگر، جنوبی افریقہ

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب مدظلہ خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اشاعت : ۵؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۵؍فروری ۲۰۱۵ء

زیرِاہتمام : شعبہ نشر واشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان


## قارئین ومحبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر واشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل

نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

ناظم شعبۂ نشر واشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

# عنوانات

عرضِ مرتب ........ ۵
طبقۂ اہل وفا اور طبقۂ اہل جفا ........ ۶
نافرمانوں سے دوستی کا نتیجہ ........ ۶
مرتدین کے مقابلے میں اہلِ محبت کی استقامت کی دلیل ........ ۷
آیتِ مبارکہ میں وَیُحِبُّوْنَہٗ پر یُحِبُّھُمْ کی تقدیم کا راز ........ ۷
اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی تین علامات ........ ۸
پہلی علامت: مؤمنین کے ساتھ تواضع و فنائیت، کفار کے ساتھ شدت ........ ۹
دوسری علامت: جہاد فی سبیل اللہ ........ ۱۰
مجاہدہ کی چار اقسام ........ ۱۱
۱) رضائے حق کی تلاش میں مشقت اُٹھانا ........ ۱۱
تواضع کے حصول اور تکبر سے نجات کا طریقہ ........ ۱۳
تزکیہ فرض، خود کو مُزکی سمجھنا حرام ........ ۱۴
دورِ حاضر میں منتہائے اولیائے صدیقین تک پہنچنے کا ایک عمل ........ ۱۴
۲) دین کی نصرت و اشاعت میں مشقت اُٹھانا ........ ۱۵
۳) احکاماتِ الٰہیہ کی تعمیل میں مشقت اُٹھانا ........ ۱۵
۴) اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا غم اُٹھانا ........ ۱۵
سوءِ خاتمہ کا ایک عبرتناک واقعہ ........ ۱۷
گناہ کی تکلیف دہ لذت اور اس کی مثال ........ ۱۷
انکشافِ حضوریٔ حق غیر اللہ سے انقطاعِ کامل پر موقوف ہے ........ ۱۸
تیسری علامت: ملامتِ مخلوق سے بے خوفی ........ ۱۸
مجاہدہ فی سبیل اللہ کا انعامِ عظیم ........ ۱۹
جنت اُدھار ہے، مولیٰ اُدھار نہیں ........ ۲۰
جنت میں اللہ تعالیٰ کی لذتِ دیدار کا عالم ........ ۲۱
دنیا سے آخرت تک اللہ تعالیٰ کا ساتھ ........ ۲۱
دنیا سے خروج نہیں اخراج ہوتا ہے ........ ۲۲
تعمیرِ وطن آخرت کے لیے ایک سبق آموز حکایت ........ ۲۲
کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے بعض عجیب لطائف ........ ۲۴
اللہ والا بننے کا سب سے آسان نسخہ ........ ۲۴
صحبتِ اہل اللہ کی نافعیت کی دلیل منقول ........ ۲۵

# عرضِ مرتب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

عارف باللہ حضرت مرشدنا ومولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کا یہ وعظ ملقب بہ ’’آدابِ راہِ وفا‘‘ جنوبی افریقہ کے شہر اسٹینگر میں ۲۶/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸؁ھ مطابق ۲۸/ ستمبر ۱۹۹۷؁ء بروز اتوار بعد مغرب جناب عبد القادر ڈیسائی صاحب کے مکان پر ہوا جن کی دعوت پر حضرت والا نے وہاں کا سفر فرمایا تھا۔

ڈربن اور پیٹر میریٹزبرگ اور دیگر شہروں سے حضرت والا سے تعلق رکھنے والے علماء ودیگر احباب تشریف لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اہل محبت کی استقامت اور اہل محبت کی علامات کے منصوص دلائل اور محبت کے آداب وشرائط اور حصولِ محبت کے طریقے حضرت والا نے اپنے مخصوص اندازِ کیف ومستی اور دردِ محبت میں ڈوب کر بیان فرمائے کہ سامعین پر وجد طاری ہوگیا۔ وعظ کے بعد بہت سے علمائے کرام نے اس کی اشاعت کی فرمائش کی چناں چہ جنوبی افریقہ میں ہی اس کو ضبط کرلیا گیا تھا اور آج ۱۵/ شعبان المعظم ۱۴۱۸؁ھ مطابق ۱۶/ دسمبر ۱۹۹۷؁ء بروز منگل طباعت کے لیے دیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ۔

مرتب:

یکے از خدام

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نقشِ قدم نبیؐ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

www.khanqah.org

# آدابِ راہِ وفا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗۤ [1]

## طبقۂ اہل وفا اور طبقۂ اہل جفا

طبقۂ اہل محبت کے گروہ سے اور اہل وفا کے گروہ سے اور عاشقانِ خداوند تعالیٰ کے گروہ سے الگ ایک طبقہ نافرمان ہے جس کو اہل ستم، اہل جفا اور بے وفا کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ تم میں سے کچھ لوگ اہل جفا اور بے وفا نکلے جو اللہ تعالیٰ کو اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسلام کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور کافر ہوگئے۔

## نافرمانوں سے دوستی کا نتیجہ

اور ان اہل ستم اور اہل جفا کے برباد ہونے کا سبب کیا ہے؟ وہ اس سے پہلی آیت میں بیان فرمایا کہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ [2] اے ایمان والو! یہودیوں سے، عیسائیوں سے، نافرمانوں سے دوستی مت کرو، ان کو اپنا ولی مت بناؤ۔ جو لوگ کسی نافرمان کو دوست بناتے ہیں تو اس دوستی کی راہ سے اس کی نافرمانی کے جراثیم منتقل ہوجاتے ہیں۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں اِنَّ مُوَالَاۃَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی تُوْرِثُ الْاِرْتِدَادَ یہود

[1] المائدۃ:۵۴

[2] المائدۃ:۵۱

ونصاریٰ کی دوستی ارتداد کا سبب ہے۔ لہٰذا نافرمانوں کو دوست بنانا اپنے دین کو تباہ کرنا ہے۔[۳]
اورنافرمانوں کی دوستی میں نفس بھی شامل ہے۔ جو لوگ اپنے نفس سے دوستی کرتے ہیں اور اس کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو جیسے یہود و نصاریٰ اللہ کی بغاوت پر آمادہ ہیں، اسی طرح انسان کا نفس بھی اللہ کی نافرمانی و بغاوت پر آمادہ رہتا ہے، نفس کو نافرمانی پر آمادہ نہیں کرنا پڑتا کیوں کہ یہ تو خود اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ ہے۔

## مرتدین کے مقابلے میں اہلِ محبت کی استقامت کی دلیل

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتدین بے وفا اور اہلِ جفا کے مقابلے میں جلد ایک قوم پیدا کروں گا جو اہلِ وفا ہوں گے، فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ جن سے میں محبت کروں گا اور وہ مجھ سے محبت کریں گے۔ معلوم ہوا کہ بے وفاؤں کے مقابلے میں اہلِ محبت کا پیدا کرنا یہ دلیل ہے کہ اہلِ محبت بے وفا نہیں ہوتے کیوں کہ بے وفا کا مقابلہ باوفا سے ہوتا ہے۔ اگر بے وفا کے مقابلے میں بے وفا ہی آئیں تو کیا مقابلہ ہوا؟ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، مرتدین اور بے وفاؤں کے مقابلے میں اہلِ محبت کو پیش کرکے بتادیا کہ جو مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ اہلِ وفا ہوتے ہیں اور اہلِ وفا کبھی مجھ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ محبت بہت عظیم نعمت ہے، محبت والا جان تو دے دیتا ہے لیکن اپنے محبوب کو ناراض نہیں کرتا۔ محبت لغت نہیں عمل کا نام ہے۔

## آیتِ مبارکہ میں وَيُحِبُّوْنَهٗۤ پر يُحِبُّهُمْ کی تقدیم کا راز

یہاں ایک سوال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو پہلے بیان کیا اور اپنے عاشقوں کی محبت کو بعد میں، يُحِبُّهُمْ یعنی اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے، وَيُحِبُّوْنَهٗۤ اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ؎

کام بنتا ہے فضل سے اختؔر
فضل کا آسرا لگائے ہیں

[۳] روح المعانی: ۱۶۰/۶، المائدۃ (۵۴)، دار احیاء التراث، بیروت، ذکرہ بلفظ ان موالاتھم مستدعیۃ للارتداد عن الدین

اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ ہماری محبت کے صدقے میں تم باوفا بنو گے۔ علامہ آلوسی نے اس سوال کا یہی جواب دیا کہ قَدَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَحَبَّتَہٗ عَلٰی مَحَبَّۃِ عِبَادِہٖ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو اپنے بندوں کی محبت پر اس لیے مقدم فرمایا تاکہ صحابہ جان لیں کہ اِنَّھُمْ یُحِبُّوْنَ رَبَّھُمْ بِفَیْضَانِ مَحَبَّۃِ رَبِّھِمْ [۴] کہ یہ اپنے رب کی محبت کے فیضان کے صدقے میں مجھ سے محبت کررہے ہیں اور فرمایا کہ میری محبت کی تین علامات ظاہر ہوں گی۔ جو لوگ محبت محبت تو کہتے ہیں لیکن محبت اس وقت تک نہیں جب تک اس میں شدت نہ ہو۔ مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

محبت محبت تو کہتے ہیں لیکن
محبت نہیں جس میں شدت نہیں ہے

اللہ تعالیٰ کے وفادار بندوں کے لیے اشد محبت کی قید ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ [۵]

اگر بال بچوں کی، مال و دولت کی، سموسوں اور پاپڑ کی محبت شدید بھی ہو تو کچھ حرج نہیں بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اشد ہو، کچھ فیصد زیادہ ہو۔ بال بچوں کی، کاروبار کی، بیوپار کی محبت اگر شدید ہے تو بس اللہ کی محبت اشد ہو۔ ۴۹ فیصد اگر کاروبار کی محبت ہے بس ۵۱ فیصد اللہ تعالیٰ کی محبت ہو تو اسے اشد محبت اللہ کی حاصل ہے۔

## اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی تین علامات

تو اللہ تعالیٰ نے اہل محبت کی تین علامات بیان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت اس درجے کی ہم سب کو عطا فرمادیں کہ یہ تین علامات ہمارے اندر بھی آجائیں:

---

۴؎ روح المعانی:۱۶۲/۶، المائدۃ (۵۴)، دار احیاء التراث، بیروت

۵؎ البقرۃ:۱۶۵

## پہلی علامت: مؤمنین کے ساتھ تواضع وفنائیت، کفار کے ساتھ شدت

۱)اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ[۶] یہ ہمارے عاشقین آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نہایت تواضع وخاکساری سے رہتے ہیں لیکن کافروں پر نہایت سخت ہیں۔ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذَلَّ يَذِلُّ کا صِلہ ہمیشہ لام سے آتا ہے۔ جیسے ذَلَّ زَيْدٌ نَفْسَهٗ لِفُلَانٍ زید نے اپنے نفس کو ذلیل کردیا فلاں کے لیے لیکن یہاں عَلٰی کیوں آیا؟ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نحو کے کلیہ کے خلاف عَلٰی استعمال کیا تاکہ اقوامِ عالم کو معلوم ہوجائے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اپنے نفس کو ذلیل کرنا اس لیے نہیں ہے کہ یہ ذلت کے عادی تھے بلکہ علٰی نازل کرکے بتادیا کہ یہ بہت بڑے درجے کے لوگ ہیں، مَعَ عُلُوِّ طَبَقَتِهِمْ وَفَضْلِهِمْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ[۷] یہ اپنے نفس کو مٹارہے ہیں، اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے اپنے نفس کو ذلیل کردیتے ہیں اور اپنے کو کچھ نہیں سمجھتے، اپنے نفس کی اکڑفوں کو ختم کرچکے، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے سامنے بچھا جاتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دفعہ چُوک ہوگئی، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے بلال! تم کالے ہو لیکن فوراً تنبیہ ہوئی کہ آج یہ میرے منہ سے کیا نکل گیا۔ فوراً زمین پر لیٹ گئے ؂

چوم لیتا ہے فلک بڑھ کے زمیں کو اخترؔ
ہو مبارک کسی عاصی کا پشیماں ہونا

اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ یاسیدی بلال! اے میرے سردار بلال اپنے پاؤں سے مجھے روند ڈالو تاکہ میری یہ خطا اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں۔ یہ ہے اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ لیکن کفار کے ساتھ صحابہ کیسے ہیں؟ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اگر یہ فطرتاً ذلیل ہوتے تو کافروں پر کیوں اشد ہیں؟ معلوم ہوا کہ اپنی فطرت کے اعتبار سے یہ بہت بڑے لوگ ہیں،

---

۶ المآئدة:۵۴

۷ روح المعانی:۶/۱۶۳،المآئدة(۵۴)،داراحیاءالتراث،بیروت

اپنے علوِّ مراتب و علوِّ شان کے باوجود یہ اپنے ایمان والے بھائیوں کے سامنے بچھے جاتے ہیں، یہ ان کا کمال ہے اور اس میں محبت کی داستان ہے۔

اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کا یہ عَلٰی پہلے عَلٰی کی تائید کررہا ہے کہ بہ سبب بلندیٔ درجات کے صحابہ میں تواضع وخاکساری کی یہ کیفیت ہے۔

## دوسری علامت: جہاد فی سبیل اللہ

۲) يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ[۸] اللہ کے راستے میں یہ لومڑی کی طرح بزدل نہیں رہتے، مشقت ومجاہدہ اُٹھاتے ہیں، استقامت سے رہتے ہیں اور استقامت ہزاروں کرامت سے افضل ہے اَلْاِسْتِقَامَةُ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ كَرَامَةٍ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دین پر استقامت سے رہنا ہزار کرامت سے افضل ہے۔[۹] حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خادم جو دس سال سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا، اس نے کہا کہ میں نے آپ کے اندر کوئی کرامت نہیں دیکھی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دس سال کے اندر تم نے مجھے اللہ کی کوئی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھا؟ کہا کہ میں نے آپ کے اندر کبھی کوئی نافرمانی نہیں پائی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آہ! جس جنید نے دس سال تک اپنے مالک اور مولیٰ کو ایک سانس ناراض نہیں کیا، ظالم! تو اس سے بڑی اور کیا کرامت چاہتا ہے؟

اس سفر میں مجھے ایک علم عظیم نصیب ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ استقامت والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچتا رہے، وَلَا يَرُوْغُ رَوَغَانَ الثَّعَالِبِ[۱۰] اور لومڑیوں کی طرح راہِ فرار نہ اختیار کرے۔ سموسہ اور بریانی اور پلاؤ پر دمادم ہاتھ مار رہا ہے اور جب کوئی شکل آگئی تو اسے اُلو کی طرح دیکھ رہا ہے۔ اس وقت اللہ کے رزق کا حق کیوں اس نے ادا نہیں کیا؟ اور میں بقسم کہتا ہوں کہ جب یہ لوگ کسی

---

۸ المآئدۃ: ۵۴

۹ مرقاۃ المفاتیح: ۸۴/۱، کتاب الایمان، المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان

۱۰ روح المعانی: ۱۲۰/۲۴، سورۃ فصلت (۳۰)، دار احیاء التراث، بیروت

www.khanqah.org

خطرناک بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں تو ان کے وہی معشوق سب سے زیادہ ان کو گالیاں دیتے ہیں اور آپس میں تذکرہ کرتے ہیں کہ اچھا ہوا جو مر رہا ہے، یہ نالائق ہمارے ساتھ منہ کالا کرتا تھا۔ کوئی معشوق دعا نہیں کرتا کہ اے اللہ تعالیٰ! اس پر رحم کردے، بلکہ جب یہ دیکھتے ہیں کہ اب یہ ہمارے کام کا بھی نہیں رہا اور کمزور ہوگیا تو مزید دولات مار کر بھاگ جاتے ہیں۔ بتاؤ! ہے کوئی مصیبت میں کام آنے والا؟ اسی لیے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُذْكُرُوا اللهَ فِي الرَّخَاءِ جب خدا تم کو آرام سے رکھے تو اپنے مالک کو خوب یاد کرتے رہو، يَذْكُرْكُمْ فِي الشِّدَّةِ[11] تو تکلیف میں خدا تم کو یاد رکھے گا۔ جو سُکھ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو دُکھ میں اللہ تعالیٰ اس کو یاد رکھتے ہیں۔ ایسے باوفا مالک کو چھوڑ کر کہاں بے وفاؤں پر مر رہے ہو؟

## مجاہدہ کی چار اقسام

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اہلِ وفا بننے کے لیے صرف لفظِ محبت کا استعمال کافی نہیں ہے، اللہ پاک کی منصوص علامات کو اپنی حالت سے ملاؤ کہ وہ علامات ہم میں ہیں بھی یا نہیں؟ جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں ان میں جو علامات ظاہر ہوتی ہیں ہم دیکھیں کہ وہ علامات ہمارے اندر ہیں یا نہیں؟ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں، غم اُٹھاتے ہیں۔ حلوہ کھانے سے اللہ نہیں ملتا، بلوہ اُٹھانے سے ان کا جلوہ ملتا ہے۔ اس يُجَاهِدُوْنَ کی چار تفسیریں ہیں:

### ۱) رضائے حق کی تلاش میں مشقت اُٹھانا

اَلَّذِيْنَ يَخْتَارُوْنَ الْمَشَقَّةَ فِي ابْتِغَاءِ مَرْضَاتِنَا[12] جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے تکالیف اُٹھاتے ہیں، مان لیجیے بہت ہی حسین شکل سامنے آگئی تو اس سے نظر بچانے کی تکلیف اُٹھانا برداشت کرتے ہیں۔ جس مالک کے رزق سے آنکھوں میں روشنی ہے اور ہمیں دکھائی پڑرہا ہے، اگر دس دن کھانا نہ ملے تو کچھ نظر آئے گا؟ بڑا ظالم ہے وہ شخص! ڈوب مرنے

---

[11] مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۳/۳۷۵، باب کلام الضحاک بن قیس، مؤسسۃ علوم القرآن

[12] التفسیر المظہری: ۸/۹۵، بلوجستان بک دپو

کی بات ہے کہ اس مالک کا رزق کھا کر اس کی مرضی کے خلاف دیکھتا ہے۔ جس نے رزق دے کر آنکھوں کو روشنی دی ہے اس رزّاق کو بے حیائی سے ناراض کرتا ہے۔ یہ موقع ہے اللہ تعالیٰ کے لیے تکلیف اُٹھانے کا۔ دل پر غم اُٹھالو! اپنی خوشیوں کو آگ لگادو! اللہ تعالیٰ کی خوشی کو اپنی خوشیوں پر مقدم کرو۔ مالک کا قانون نہ توڑو، اپنا دل توڑدو۔ یہ ہے بندۂ باوفا۔

مولانا رومی صاحبِ قونیہ کی قبر کو اللہ تعالیٰ نور سے بھردے۔ آج کل میں مولانا رومی کو صاحبِ قونیہ کہہ رہا ہوں کیوں کہ جن لوگوں نے میرے ساتھ قونیہ کا سفر کیا ہے ان کی کافی تعداد یہاں موجود ہے، وہ جانتے ہیں کہ اس سفر میں کیا لطف آیا تھا، صاحبِ قونیہ کہنے سے وہ مزہ یاد آجاتا ہے۔ تو اگر کوئی حسین شکل سامنے آجائے تو صاحبِ قونیہ کا یہ مصرع پڑھ لیجیے کہ ؎

امر شہ بہتر بہ قیمت یا گہر

فرماتے ہیں کہ نظر بچانے کا قانونِ خداوندی زیادہ قیمتی ہے یا یہ حسین موتی زیادہ قیمتی ہیں جن کی شکل بگڑنے کے بعد تم ان سے گدھے کی طرح بھاگو گے۔ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾[۱۳] اے ظالمو! اب کیوں بھاگتے ہو؟ اب اس کی قیمت کیوں نہیں لگاتے؟ ان کے کرم کی بدولت ہماری یہ خرمستیاں ہیں، ورنہ اگر اللہ تعالیٰ ایک ایک فرشتہ مقرر کردیتا کہ جو کوئی کسی حسین کو دیکھے تین جوتے اس کی کھوپڑی پر لگاؤ تو ہر شخص دیکھتا رہتا کہ کس پر جوتے پڑرہے ہیں، کس قدر رسوائی ہوتی، مگر پھر عالم غیب نہ رہتا، عالم امتحان نہ رہتا۔ مالک کو ناراض کرنا حیا کے بھی خلاف ہے۔ اس مالک کو ناراض نہ کرو جس نے ہمیں وجود بخشا، زندگی دی اور توفیق بندگی دی، مسلمان گھر میں پیدا کرکے ہم کو ایمان اور اسلام عطا فرمایا لہٰذا ایسے مالک کو خوش کرنے کے لیے قانونِ خداوندی کو مت توڑو، اپنا دل توڑ دو۔ میں پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کی زیادہ عظمت ہے یا ہمارے دل کی؟ اور دل توڑنے کی یہ ہمت خانقاہوں سے اور اللہ والوں کی صحبت سے ملتی ہے۔ جب اللہ والوں کے ساتھ رہ کر بھی دل توڑنے کی توفیق نہ ہوئی تو بتاؤ پھر کہاں جاؤ گے؟ حسینوں کے حسن کو ہینڈل نہ کرو، ورنہ سر پر ان ہی

---

[۱۳] المدثر: ۵۰-۵۱

حسینوں کی سینڈل پڑے گی، لہٰذا اپنا دل توڑ لو۔ ایسے شکستہ دل ہی کو اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے۔

بتایئے! اللہ تعالیٰ کا پیار زیادہ قیمتی ہے یا ان لیلاؤں کا؟ جو بندہ اپنا دل توڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت حلاوتِ ایمانی کی صورت میں اس دل کا پیار لیتی ہے۔ اس پر میرا ایک اُردو شعر ہے جس کو جب مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا کہ میں سمجھتا تھا کہ تمہارا فارسی شعر ہی درد بھرا ہوتا ہے، لیکن آج معلوم ہوا تمہاری اُردو شاعری بھی عجیب وغریب ہے۔ وہ شعر یہ ہے ؎

ترے ہاتھ سے زیرِ تعمیر ہوں میں
مبارک مجھے میری ویرانیاں ہیں

نہ ہم اپنا دل توڑتے نہ اللہ تعالیٰ ہمارے شکستہ دل کی تعمیر حلاوتِ ایمانی سے فرماتا۔ اللہ تعالیٰ کا وفادار بننے کا آج نسخہ بیان ہورہا ہے، آج راہِ وفا کے آداب سکھارہا ہوں، آج کی تقریر کا نام ”آدابِ راہِ وفا“ ہے، اللہ تعالیٰ کے وفادار بندوں کا راستہ دکھارہا ہوں۔

## تواضع کے حصول اور تکبر سے نجات کا طریقہ

جس کا پہلا نمبر ہے کہ تواضع سے رہو، تکبر نہ آنے دو اور اس کا علاج یہ ہے کہ ہم روزانہ اللہ تعالیٰ سے کہیں کہ اے خدا! میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل۔ مآل کے معنیٰ ہیں انجام، یعنی انجام کے اعتبار سے کمتر ہوں، کیوں کہ معلوم نہیں کہ خاتمہ کیسا ہونا ہے۔ ابھی ہم کیسے سمجھیں کہ کافر اور جانور ہم سے خراب ہیں، یہ تو خاتمہ کے بعد معلوم ہوگا۔ اگر خاتمہ اچھا ہوگیا تو اس وقت یقیناً ہم کافروں سے اور جانوروں سے اچھے ہوں گے اور اگر خدانخواستہ جس کا خاتمہ خراب ہوگیا تو کافر اور جانور اس سے اچھے ہیں۔ یہ دو جملے حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے سکھائے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کرو تو ان شاء اللہ تکبر سے پاک ہو جاؤ گے، مگر پھر بھی اپنے آپ کو پاک نہ سمجھو۔

## تزکیہ فرض، خود کو مزکّی سمجھنا حرام

اپنے نفس کو پاک کرنا تو فرض ہے لیکن پاک سمجھنا حرام ہے۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ[۱۴] کی نص ہے کہ اپنے نفس کو مزکّی اور پاک و صاف نہ سمجھو۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا[۱۵] نفس کا تزکیہ تو فرض ہے لیکن مزکّی اور پاک سمجھنا حرام ہے۔

حضرت حکیم الاُمت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ دو جملے میں بھی اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہوں کہ اے اللہ! سارے مسلمانوں سے اختر کمتر ہے فی الحال۔ نہ معلوم کس کی کیا ادا اللہ کے یہاں پسند ہو اور میری کوئی ادا اللہ کے یہاں باعثِ سزا ہو گئی ہو اور تمام کافروں اور جانوروں سے میں کمتر ہوں فی المآل، کیوں کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرا خاتمہ کیسا ہو گا؟

لٰہذا کافروں کی تحقیر بھی حرام ہے۔ نکیر واجب، تحقیر حرام۔ کفر سے نفرت کرو لیکن کسی کافر کو حقیر نہ سمجھو، کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ مرنے سے پہلے وہ کلمہ پڑھ لے۔ مولانا رومی صاحبِ قونیہ فرماتے ہیں؎

ہیچ کافر را بخواری منگرید
کہ مسلماں بودنش باشد اُمید

کسی کافر کو بھی حقارت سے مت دیکھو کیوں کہ ابھی اس کے مسلمان ہونے کی اُمید ہے۔ اہلِ وفا کی دوسری علامت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جس کا پہلا نمبر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے اپنا دل توڑ دے لیکن اللہ کا قانون نہ توڑے۔ کوئی حسین شکل سامنے آ گئی تو دل سے کہہ دے کہ اے دل! میں تجھے توڑ دوں گا لیکن اللہ تعالیٰ کا قانون نہیں توڑوں گا۔ کیا اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین نہیں ہیں؟ کیا ان کو رحم نہیں آئے گا کہ میرا بندہ میرے لیے کتنا غم اُٹھا رہا ہے؟

## دورِ حاضر میں منتہائے اولیائے صدیقین تک پہنچنے کا ایک عمل

ایسا سالک اولیائے صدیقین کی خطِ انتہا تک پہنچ جائے گا جو ایک ہی عمل کر لے کہ

---

۱۴ النجم: ۳۲
۱۵ الشمس: ۹

نظر کو کبھی خراب نہ کرے کیوں کہ اس زمانے میں عریانی کی اتنی کثرت ہے کہ نظر بچا بچا کر دل پر اتنا غم آئے گا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اپنی آغوشِ رحمت میں اُٹھالے گا اور اس کو اللہ تعالیٰ ایمانِ صدیقین عطا فرمادے گا، اس کا دل جلوہ گاہِ حق ہوگا، اس میں تجلیاتِ ربانی کی فراوانی ہوگی، اس کا قلب اور اس کا ایمان جلا بھنا کباب ہوگا، جدھر سے گزر جائے گا کافر کو بھی یقین کرنا پڑے گا کہ کوئی اللہ والا جارہا ہے، اس کے چہرے پر قلب کی تابانی کا اثر ہوگا اور بد نظری کرنے والوں کے چہرے پر لعنت کا اثر ہوتا ہے اِنْ لَّمْ یَتُبْ اگر توبہ نہ کرے، توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی تلافی فرمادیتے ہیں۔

## ۲) دین کی نصرت و اشاعت میں مشقت اُٹھانا

اور اہل وفا کے راستے کا دوسرا نمبر یعنی مجاہدہ کی دوسری قسم ہے اَلَّذِیْنَ یَخْتَارُوْنَ الْمَشَقَّةَ فِیْ نُصْرَةِ دِیْنِنَا جو دین پھیلانے کے لیے رات دن غم اُٹھاتے ہیں، دربدر پھرتے ہیں۔

پھرتا ہوں دل میں درد کا نشتر لیے ہوئے
صحرا و چمن دونوں کو مضطر کیے ہوئے

## ۳) احکاماتِ الٰہیہ کی تعمیل میں مشقت اُٹھانا

اور اللہ تعالیٰ کے راستہ کے مجاہدے کی تیسری قسم ہے اَلَّذِیْنَ یَخْتَارُوْنَ الْمَشَقَّةَ فِیْ امْتِثَالِ اَوَامِرِنَا جو اللہ کے احکام بجالانے میں ہر مشقت اُٹھالیتے ہیں۔

## ۴) اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا غم اُٹھانا

اور چوتھا مجاہدہ ہے اَلَّذِیْنَ یَخْتَارُوْنَ الْمَشَقَّةَ فِی الْاِنْتِهَاءِ عَنْ مَّنَاهِیْنَا[۱۶] جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا غم اُٹھالیتے ہیں، نفس پر غالب ہوتے ہیں، یہ نہیں کہ نفس کی کُتّی ان پر غالب ہوجائے۔ نفس کے اشاروں پر ناچنا بڑی ذلت کی بات ہے۔ حضرت عمر

---

[۱۶] التفسیر المظہری:۹۵/۸، العنکبوت(۶۹)، بلوجستان بك دبو

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد یاد کرلیجیے کہ اہل وفا اور اہل استقامت وہ ہیں کہ اَلَّذِیْنَ لَمْ یَرُوْغُوْا رَوْغَانَ الثَّعَالِبِ[۱۷] جو لومڑی کی طرح راہِ فرار اختیار نہیں کرتے۔ کھانے میں پیش پیش، دستر خوان پر کباب اور بریانی سے کم نہ ہو اور ٹھنڈا پانی بھی ہو، خوش خوراک، خوش لباس لیکن جب گناہ سے بچنے کا موقع آتا ہے تو لومڑی کی طرح بزدل ہوجاتے ہیں اور حسینوں کا حرام نمک چکھنے لگتے ہیں۔ یہ نمک حرامی اتنی خبیث عادت ہے جس سے اس کی زندگی ضایع ہوجائے گی اور یہ صاحبِ نسبت نہیں ہوسکے گا۔ نافرمانی کے ساتھ اللہ کا ولی نہیں بن سکتا، اسی نافرمانی میں اگر موت آگئی تو پچھتائے گا کہ وہ شکلیں کیا ہوئیں، وہ لیلائیں کدھر گئیں جن پر ہم مر رہے تھے؟ اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے، اللہ تعالیٰ نے کتّا اور گدھا تو نہیں بنایا، عقل سے سوچو، طبیعت کے غلام مت بنو، طبیعت پر عقل کو اور عقل پر شریعت کو غالب کرو۔ جو شخص کھائے خوب اچھا اچھا اور کام میں سست ہوجائے، لومڑیانہ پن دکھائے اسے عرفِ عام میں کہتے ہیں کام چور نوالہ حاضر۔ جب اللہ تعالیٰ نے کام بتایا کہ دیکھو یہاں نظر مت ڈالنا تو کہتا ہے کہ میں تو لومڑی ہوں، میرے اندر تو ہمت ہی نہیں، میں تو ان کالی گوری کو دیکھوں گا۔ جب کوئی حسین شکل سامنے آتی ہے نبی کی بددعا لَعَنَ اللہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ[۱۸] مجھے یاد ہی نہیں آتی۔ قرآنِ پاک کی آیت یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ[۱۹] مجھے یاد ہی نہیں آتی۔

اللہ ورسول کے تمام فرمانِ عالی شان بھول جاتا ہوں لیکن کھانا کبھی نہیں بھولتا، مجال ہے کہ کباب، بریانی، ٹھنڈا پانی اور گرین مرچ میں بھول جاؤں، میں وہ عاشق شوریدہ سر اور شوریدہ لسان ہوں کہ دستر خوان پر شور مچادوں گا، اگر شوربہ، گرین مرچ اور برف کا پانی نہ پاؤں گا۔ دوستو! شرافتِ بندگی یہ ہے کہ اس رزاق، مالک اور محسن حقیقی کا شکر ادا کرو جو ایسی ایسی نعمتیں کھلاتا ہے۔ نظر بچانے میں تھوڑی دیر تکلیف ہوگی لیکن واللہ! کہتا ہوں کہ اس مجاہدہ سے دل کو جب فوراً حلاوتِ ایمانی عطا ہوگی تو اتنا مزہ پاؤگے کہ دونوں جہاں کا حاصل پاجاؤگے۔ جب لیلاؤں سے نظر بچاکر مولیٰ کو دل میں پاؤگے تو کہوگے کہ اے میرے ربِّ دو جہاں،

---

۱۷ روح المعانی: ۱۲۰/۲۴، سورۃ فصلت (۳۰)، داراحیاء التراث، بیروت

۱۸ کنزالعمال: ۳۳۸/۷، (۱۹۱۶۲)، فصل فی احکام الصلٰوۃ الخارجۃ، مؤسسۃ الرسالۃ

۱۹ النور: ۳۰

مالکِ دو جہاں، خالق دو جہاں، اے میرے حاصل دو جہاں ؎

وہ شاہِ دو جہاں جس دل میں آئے
مزے دونوں جہاں سے بڑھ کے پائے

جس کے دل میں وہ مولیٰ آتا ہے دونوں جہاں کی لذت وہ دل میں پاجاتا ہے، اور ان لعنتی کاموں کے بعد ان نظربازوں کے سر پر قرآن رکھ کر پوچھو جو مسلمان ہیں کہ بد نظری کے بعد قلب میں کیسی ظلمت اور اندھیرا پیدا ہوتا ہے، حلاوتِ ایمانی سے محروم ہوئے، لعنتِ شیطانی میں مبتلا ہوئے اور بُعدِ قربِ رحمانی کی سزا میں گرفتار ہوئے، دل بے کیف ہوگیا۔

## سوءِ خاتمہ کا ایک عبرتناک واقعہ

بعضوں کا خاتمہ بھی خراب ہوگیا کیوں کہ وہ نازک وقت ہوتا ہے، جو دل میں ہوگا وہی منہ سے نکلے گا۔ اگر دل میں مولیٰ ہے تو مولیٰ ہی کا نام نکلے گا، اگر دل میں لیلائیں ہیں تو وہی معشوق یاد آئیں گے۔ علامہ ابنِ قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص کسی حسین شکل کے عشق میں مبتلا ہوگیا، جب مرنے لگا اور اسے کلمہ پڑھایا گیا تو اس نے یہ شعر پڑھا ؎

رِضَاكَ اَشْهٰى اِلٰى فُؤَادِىْ
مِنْ رَّحْمَةِ الْخَالِقِ الْجَلِيْلِ

اے محبوب! تیرا خوش ہوجانا مجھے اللہ کی رحمت سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

نعوذ باللہ! کافر ہوکر مرا۔ اس لیے غیر اللہ کو جلدی دل سے نکال دو تاکہ بُرے خاتمے سے بچ جاؤ۔

## گناہ کی تکلیف دہ لذت اور اس کی مثال

اور گناہ سے کچھ ملتا بھی نہیں، گناہ کی لذت کی مثال خارش میں کھجلانے کی سی ہے، کسی کو کھجلی کا مرض ہوگیا تو کھجلانے میں مزہ آتا ہے، کہتا ہے کہ میری شادی ہورہی ہے، ولیمہ ہورہا ہے، دیگیں چڑھی ہوئی ہیں، شامیانہ بھی لگا ہوا ہے اور جب کھجلاتے کھجلاتے کھال پھٹ گئی،

خون نکل آیا، جلن بڑھ گئی تب کہتا ہے کہ ارے یہ تو بہت تکلیف ہو رہی ہے، میری بیوی بھی مر گئی، ولیمہ کی دیگیں بھی اُڑ گئیں اور آندھی ایسی آئی کہ شامیانہ بھی اُڑ گیا۔ خارش کا علاج کھجلانا نہیں ہے بلکہ خون کے فساد کا علاج کراؤ۔ جب خون سے گندگی اور غلاظت نکل گئی اور کھال اچھی ہو گئی پھر کسی تندرست آدمی کے کھجلاؤ تو کہے گا کہ کیا فضول حرکت کر رہے ہو، مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ تو جب دل صحیح ہو جائے گا اور دل کا فساد اور گندگی اور غلاظت پسندی نکل جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے نور سے دل منور رہے گا تو پھر گناہوں کو خود ہی دل نہ چاہے گا، ہلکا سا تقاضا ہو گا جیسے مہذب گھوڑا کبھی تھوڑی سی شوخی دکھا دیتا ہے، لیکن ایسا نہیں کرے گا کہ آپ کو خندق میں گرا دے۔ اسی طرح نفس میں ہلکا سا تقاضا ہو گا، لیکن وہ آپ کو مغلوب نہیں کر سکتا۔

## انکشافِ حضوریٔ حق غیر اللہ سے انقطاعِ کامل پر موقوف ہے

لہٰذا ان لیلاؤں سے، مرنے والی لاشوں سے جان چھڑاؤ۔ بتایئے! یہ لیلائیں بیماری سے آپ کو شفا دے سکتی ہیں؟ روزی دے سکتی ہیں؟ زندگی اور موت ان کے اختیار میں ہے؟ پھر کہاں مرنے والوں پر مرتے ہو؟ میں زیادہ محنت اس پر کر رہا ہوں کہ ہمارا دل ان فانی لیلاؤں سے بچ جائے اور ہم مولیٰ پا جائیں کیوں کہ جس دن لَآ اِلٰہَ کامل ہو جائے گا تو سارے عالم میں اللہ ہی اللہ ہے۔ لیلیٰ سے نظر بچا لو تو سارے عالم میں مولیٰ ہے۔ سمندر اس نے پیدا کیا، پہاڑ اس نے بنائے، سورج اور چاند میں، سارے عالَم میں اس ہی کا تو جلوہ ہے لیکن لیلاؤں کے عشق سے ہماری آنکھوں میں غفلت کا موتیا اُتر آیا ہے جس کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ نظر نہیں آتا۔ میری یہ بات غور سے سن لیجیے کہ جس دن ان لیلاؤں سے نجات ملی آپ ایک لمحہ کو اللہ تعالیٰ سے محروم نہیں رہیں گے۔ دوامِ وصل اور وصل دوام حاصل ہو گا۔

## تیسری علامت: ملامتِ مخلوق سے بے خوفی

اور اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی تیسری علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام بجالانے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے میں وہ کسی کی ملامت سے نہیں ڈرتے لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ۔

تفسیر روح المعانی میں ہے کہ لَوْمَۃَ واحد ہے لیکن اسم جنس ہے اور اسم جنس میں قلیل اور کثیر سب شامل ہوتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے لَوْمَۃَ نازل فرما کر یہ بتا دیا کہ یہ نہ سمجھ لینا

کہ لَوۡمَةَ واحد ہے بلکہ اسم جنس نازل کر رہا ہوں جس کے یہ معنیٰ ہوئے کہ میرے عشاق دنیا بھر کی چھوٹی بڑی کسی قسم کی ملامتوں کی ذرّہ برابر پروا نہیں کرتے، اسی لیے ہر وقت میری مرضی پر قائم ہیں۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ لَوۡمَةَ یہاں معنیٰ میں لَوۡمَاتٍ کے ہے لیکن بجائے جمع کے واحد کیوں نازل فرمایا یعنی لَوۡمَاتٍ کے بجائے لَوۡمَةَ کیوں نازل فرمایا؟ اس اِشکال کا جواب دیتے ہیں کہ یہ کلام اللہ کی بلاغت ہے، اگر لَوۡمَاتٍ نازل ہوتا تو کلام میں بلاغت نہ رہتی، لَوۡمَةَ اسم جنس نازل کرکے اللہ نے اپنے عاشقوں کا مقام ظاہر فرمادیا کہ میرے عاشق ساری دنیا کی لَوۡمَاتٍ کو لَوۡمَةً وَّاحِدَةً سمجھتے ہیں[20] ساری دنیا کی ملامتوں کے مجموعے کو ایک ملامت کے برابر سمجھتے ہیں۔ جیسے کہا جائے کہ سارے عالَم کے طوفان میرے عاشقوں کے سامنے پانی کا ایک گھونٹ ہیں۔

## مجاہدہ فی سبیل اللہ کا انعامِ عظیم

تو جس نے یہ چار مجاہدے کر لیے یعنی یَخۡتَارُوۡنَ الۡمَشَقَّةَ فِی ابۡتِغَاءِ مَرۡضَاتِنَا وَفِیۡ نُصۡرَةِ دِیۡنِنَا وَفِی امۡتِثَالِ اَوَامِرِنَا وَفِی الۡاِنۡتِهَاءِ عَنۡ مَّنَاهِیۡنَا تو کیا انعام ملے گا؟ لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ہم ایسے مجاہدہ کرنے والے بندوں کو ہر وقت ہدایت دیتے ہیں حالاً واستقبالاً اور لام تاکید بانون ثقیلہ کے ساتھ فرمایا اور سُبُلَ فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ ایک راستہ ہدایت کا نہیں دکھائے گا، ذرّہ ذرّہ سے ہدایت دے گا، عالَم میں جس چیز کو دیکھو گے اس سے ہدایت ملے گی اور تفسیر روح المعانی میں سُبُلَنَا کی دو تفسیریں کی ہیں سُبُلَ السَّیۡرِ اِلَیۡنَا اور سُبُلَ الۡوُصُوۡلِ اِلٰی جَنَابِنَا[21] یعنی سیر الی اللہ بھی دیں گے اور سیر فی اللہ بھی دیں گے۔

معیتِ خاصہ کا انکشاف اور وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ[22] اللہ تعالیٰ کی معیتِ خاصہ بھی ملے گی، قلب کو حق تعالیٰ کا قربِ خاص منکشف ہوجائے گا تو پھر آپ کا ایمانِ عقلی

---

[20] روح المعانی:۶/۱۶۴، المائدۃ (۵۴)، داراحیاء التراث، بیروت
[21] روح المعانی:۲۱/۱۴، العنکبوت (۶۹)، داراحیاء التراث، بیروت
[22] العنکبوت:۶۹

استدلالی موروثی، ایمانِ ذوقی حالی اور وجدانی سے بدل جائے گا۔ آپ کا دل محسوس کرے گا کہ میرے دل میں اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ[۲۳] ہم اپنے عاشقوں کو ایک نور دیتے ہیں کہ سارے عالَم میں جہاں جاتے ہیں اس نور کو لیے پھرتے ہیں۔ لیلیٰ سے نجات پاکر سارے عالَم میں اپنے مولیٰ کو دل میں لیے پھرتے ہیں۔

## جنت اُدھار ہے، مولیٰ اُدھار نہیں

بعض لوگ کہتے ہیں کہ لیلیٰ تو نقد نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جنت تو اُدھار ہے، مولیٰ اُدھار نہیں ہے، تمہارا مولیٰ نقد ہے۔ بس لیلیٰ سے نظر بچالو تو میری لذتِ قرب کو اسی وقت دل میں نقد پالوگے، میری معیّتِ خاصہ کو تم اسی لمحہ دل میں محسوس کروگے۔ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ[۲۴] میں تو ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں لیکن تم خود غیروں کے عشق میں مبتلا ہو کر مجھ سے دور ہو جاتے ہو۔ لیلاؤں کو دل سے نکالو پھر مجھے نہ پاؤ تو کہنا۔ ارے سارے عالَم کی لیلاؤں کو، بادشاہوں کے تخت و تاج کو اور تمام لذات کو بھول جاؤ گے، اپنے قلب میں مولیٰ کو پاجاؤ گے۔ جنت اُدھار ہے، تمہارا مولیٰ اُدھار نہیں ہے، اسی لیے وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ[۲۵] کی ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کی کہ جو گناہ سے بچتا ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کو دو جنتیں ملیں گی: جَنَّةٌ مُّعَجَّلَةٌ فِي الدُّنْيَا بِالْحُضُوْرِ مَعَ الْمَوْلٰى دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حضوری اس کے قلب کو نصیب ہوگی، ہر وقت اپنے مولیٰ کے ساتھ رہے گا، ایک لمحہ بھی غافل نہیں ہوگا۔

پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کیے ہوئے
رُوئے زمیں کو کوچۂ جاناں کیے ہوئے

سارا عالَم اس کے لیے کوچۂ محبوب ہوگا۔ یہ ہے مولیٰ کی نقد حضوری۔

---

۲۳؎ الانعام:۱۲۲
۲۴؎ الحدید:۴
۲۵؎ الرحمٰن:۴۶

## جنت میں اللہ تعالیٰ کی لذتِ دیدار کا عالم

اور دوسری جنت ہے جَنَّةٌ مُؤَجَّلَةٌ فِي الْعُقْبٰى بِلِقَاءِ الْمَوْلٰى[۲۶] جب ان آنکھوں سے مولیٰ کا دیدار ہوگا اس وقت اتنا مزہ آئے گا کہ دنیا کی تمام لیلائیں اور جنت کی تمام حوریں یاد نہ آئیں گی۔ جب اللہ کو دیکھیں گے تو تمام حوریں، لیلائیں مع جنت کے سب غائب ہوجائیں گی، اللہ تعالیٰ کی لذتِ دیدار کے سامنے کچھ یاد ہی نہ آئے گا۔

ترے جلوؤں کے آگے ہمتِ شرح و بیاں رکھ دی
زبانِ بے نگہ رکھ دی نگاہِ بے زباں رکھ دی

## دنیا سے آخرت تک اللہ تعالیٰ کا ساتھ

بس آج کا مضمون یہی ہے کہ ایک دن مرنا ہے، یہاں سے روانہ ہونا ہے۔ بتاؤ! اس دن قبر میں کاروبار جائے گا؟ بیوپار جائے گا؟ رین قبر میں جائے گا؟ لیلائیں جائیں گی؟ سموسہ پاپڑ جائے گا؟ صرف دو گز کفن ساتھ جائے گا۔ لہٰذا زمین کے اوپر تھوڑی سی محنت کرکے مولیٰ کو حاصل کرلو تو وہ مولیٰ پھر ہر جگہ ساتھ رہے گا۔ زمین کے نیچے، عالم برزخ میں، میدانِ قیامت میں اور جنت میں اللہ تعالیٰ ساتھ ہوگا، کبھی اکیلے نہیں رہوگے، چین سے رہوگے۔ اور جن پر مر رہے ہو وہ جیتے جی نظر نہیں آئیں گے۔ جب نزع کا عالم طاری ہوتا ہے اور بڑے بڑے لوگوں کو آکسیجن دی جاتی ہے، موت کی غشی میں کوئی اپنے بیوی بچوں کو نہیں پہچانتا تو لیلاؤں کو کیا پہچانے گا؟ اگر وہ آبھی جائیں اور کہیں کہ حضور! آپ ہمارے لیے بے قرار، اشکبار اور اختر شمار تھے، ہماری یاد میں راتوں کو تارے گنا کرتے تھے تو اسے کچھ نظر ہی نہیں آئے گا، کان ان کی آواز کو بھی سننے سے قاصر ہوں گے۔

قضا کے سامنے بے کار ہوتے ہیں حواس اکبرؔ
کھلی ہوتی ہیں گو آنکھیں مگر بینا نہیں ہوتیں

اور میرا شعر ہے۔

---

[۲۶] مرقاة المفاتيح: ۱۶۱/۵، باب رحمة الله تعالٰى، المكتبة الامدادية، ملتان

آکر قضا با ہوش کو بے ہوش کر گئی
ہنگامۂ حیات کو خاموش کر گئی

اور میرا ایک شعر اور ہے جس کو حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت پسند فرمایا تھا۔

یوں تو دنیا دیکھنے میں کس قدر خوش رنگ تھی
قبر میں جاتے ہی دنیا کی حقیقت کھل گئی

## دنیا سے خروج نہیں اخراج ہوتا ہے

اس سفر میں جوہانسبرگ میں ایک عظیم علم عطا ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کا بلاوا آئے گا اور اس دنیا سے روانگی ہوگی تو آپ کا کتنا ہی شاندار مکان ہو، آپ کا اس مکان سے خروج نہیں اخراج ہوگا یعنی نکلیں گے نہیں، نکالے جائیں گے۔ اور نکالنے والے کون ہوں گے؟ یہی اپنے بیوی بچے، جن پر ہم مر رہے ہیں، جن کے لیے ہم حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتے، وہی کہیں گے کہ ابا کو جلدی سے گھر سے نکالو، کہیں لاش سڑ نہ جائے۔ آہ! ایک دن آنے والا ہے جب اپنے شاندار مکانوں سے ہم نکلیں گے نہیں، نکالے جائیں گے، لیکن جن کے دل میں مولیٰ ہے وہ بڑے مزے میں جائیں گے، ہنستے ہوئے، مسکراتے ہوئے کہ الحمدللہ! مکان اور کاروبار تو چھوٹ رہا ہے لیکن ہم اپنے مولیٰ کو ساتھ لے کر جارہے ہیں۔

## تعمیرِ وطن آخرت کے لیے ایک سبق آموز حکایت

ایک بہت احمق اور بے وقوف لوگوں کی بستی تھی، وہ اپنے بادشاہ کا انتخاب قابلیت پر نہیں کرتے تھے بلکہ جو راستے میں مل گیا اس کو بادشاہ بنادیا اور سال دو سال کے بعد اس بادشاہ کا منہ کالا کرکے گدھے پر بٹھا کے ایک بہت بڑے جنگل میں پھینک آتے تھے اور وہ راستہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے مر جاتا تھا۔ ایک دفعہ اسی طرح ایک آدمی کو پکڑ لیا اور کہا کہ آپ کو بادشاہ بنانا ہے کیوں کہ ہمارا بادشاہ کل ہی جنگل باشی بنایا گیا ہے یعنی جنگل کا باشندہ بنایا گیا ہے۔

وہ آدمی عقل مند تھا اور سوچ رہا تھا کہ کیا بات ہے کہ یہاں ایسی سستی بادشاہت ہے؟ کچھ دال میں کالا ضرور ہے۔ اس نے چند لوگوں کو اپنا ہمراز بنایا۔ انہوں نے اس کو بتایا کہ چند سال کے بعد آپ کا منہ کالا کیا جائے گا اور آپ کو گدھے پر بٹھایا جائے گا اور جنگل باشی بنادیا جائے گا۔ اس بادشاہ نے سوچا کہ یہ تو بڑی خطرناک بادشاہت ہے۔ اس نے کیا کیا کہ اپنی سلطنت کے زمانے میں اس جنگل میں ایک نہایت شاندار مکان بنالیا، باغات لگا لیے، بکریاں اور گائے پال لیں اور تالاب بھی بنالیا یعنی اپنے عیش کا تمام سامان مہیا کرلیا۔ پھر جب دو تین سال کے بعد ان پاگلوں کا دماغ خراب ہوا، پاگلوں کی بادشاہت ایسی ہی ہوتی ہے۔ اس پر ایک لطیفہ یاد آیا۔ ایک وزیر اعظم نے پاگل خانے کا معاینہ کیا اور ایک پاگل سے کہا کہ مجھے جانتے ہو، میں کون ہوں؟ پاگل نے کہا کہ بتائیے۔ کہا کہ میں وزیر اعظم ہوں۔ پاگل بولا کہ جب ہم پاگل خانے سے باہر تھے تو ہم بھی یہی کہا کرتے تھے، اب آپ یہاں آگئے ہیں، کچھ دن بعد ٹھیک ہو جائیں گے۔ لہٰذا جب ان پاگلوں کا دماغ خراب ہوا تو اس بادشاہ کو بھی انہوں نے گدھے پر بٹھایا تو وہ بجائے رونے کے ہنس رہا تھا کیوں کہ اس نے اپنے جنگل کو آباد کرلیا تھا اور وہ سمجھ رہا تھا کہ وہاں جاکر عیش کروں گا۔

اس قصے میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ آخرت میں جہاں ہمیشہ کے لیے جانا ہے اس آخرت کو بنالو، نماز سے، روزہ سے، اللہ تعالیٰ کی محبت سے، نظروں کو بچا کر تقویٰ کا غم اُٹھا کر پھر مولیٰ دل میں ہوگا اور آخرت آباد ہوجائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ روح نکلنے سے پہلے ہی جنت دکھادی جائے گی۔ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ[۲۷] اس لیے اولیائے اللہ خوش خوش جاتے ہیں۔ بتائیے! دنیا سے ڈیپارچر (روانگی) میں کسی کو شک ہے؟ لیکن حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آج کل دل کمزور ہیں، موت اور قبر کے مراقبہ سے جس کا دل گھبراتا ہو اس کو موت کا مراقبہ نہ کراؤ بلکہ یوں کہو کہ اس دنیا کی عارضی زندگی کا جنت کی دائمی زندگی سے مصافحہ ہونے والا ہے، درمیان سے موت کو نکال دیجیے جس کے خیال سے کسی کا دل گھبراتا ہو۔ بس میری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ لیلاؤں

---

۲۷؎ حٰمٓ السجدۃ: ۳۰

سے جان چھڑاتے رہو اور مولیٰ سے دل و جان چپکاتے رہو۔ اسی کو سیکھنے کا نام شعبۂ تزکیۂ نفس ہے اور سکھانے کی جگہ کا نام خانقاہ ہے۔ بس خانقاہ اور پیری مریدی مرشدین اور بزرگوں کی صحبت کا حاصل بلکہ پورے اسلام اور ایمان اور احسان کا حاصل یہی ہے کہ غیر اللہ سے جان چھڑاتے رہو اور مولیٰ سے اپنے قلب و جان کو چپکاتے رہو۔ اگر گوند میں کمی ہو یعنی محبت کم ہو تو فوراً کسی اللہ والے سے رابطہ کرو۔ ان شاء اللہ دائمی خوش نصیبی حاصل ہو گی۔

## كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کے بعض عجیب لطائف

اللہ تعالیٰ نے كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ[۲۸] نازل کر کے بتادیا کہ ابھی فوراً تم کو صادقین متقین بنانا تو مشکل ہے لہٰذا ابھی تم کسی صادق متقی اور ولی کے پاس رہ کر دیکھو، اتنا چین پاؤ گے کہ تمہاری عقل میں خود سلامتی و روشنی آجائے گی کہ جب اللہ والوں کے پاس بیٹھنے سے اتنا سکون ملا تو جب ہم خود اللہ والے ہو جائیں گے تو ہمارے سکون کے عالَم کا کیا عالَم ہو گا؟ ان کی صحبت سے تمہیں خود اللہ والا بننے کا، متقی بننے کا شوق پیدا ہو جائے گا۔ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کے یہ عجیب لطائف اس وقت سمجھ میں آئے۔

## اللہ والا بننے کا سب سے آسان نسخہ

بس اللہ والا بننے کا سب سے آسان نسخہ یہ ہے کہ کسی اللہ والے کے ساتھ رہو، کسی مرض کے علاج کی ضرورت ہی نہ رہے گی، شیخ کامل کی صحبت ہر مرض کا علاج ہو جاتی ہے ؎

اے تو افلاطون و جالینوسِ ما
اے دوائے نخوت و ناموسِ ما

سب امراض کی دوا اللہ والوں کی صحبت ہے جیسے شملہ پہاڑی پر رہنے سے ہی پھیپھڑے کا زخم اچھا ہو جاتا ہے، کسی اللہ والے کے ساتھ رہو تو ریا و تکبر، غفلت و شہوت وغیرہ سارے اَمراض اچھے ہو جائیں گے۔

---

۲۸ التوبۃ:۱۱۹

# صحبتِ اہل اللہ کی نافعیت کی دلیل منقول

قسمت بدل جاتی ہے کیوں کہ ساری بیماری کا سبب شقاوت ہے اور بخاری شریف کی حدیث ہے لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ[۲۹] جو اللہ کے پیاروں کے ساتھ رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی شقاوت کو سعادت سے بدل دیتے ہیں، نصیب جاگ جاتے ہیں، بد قسمت خوش قسمت ہو جاتا ہے۔ جب قسمت اچھی ہو جائے گی تو کوئی روحانی بیماری کیسے رہے گی؟ جو بھی اللہ والوں کے ساتھ رہتا ہے آہستہ آہستہ اللہ والا بن جاتا ہے، لیکن اللہ والا بننے کا ارادہ بھی کرے، کیوں کہ اگر پائلٹ کا لڑکا پائلٹ کے ساتھ تو رہتا ہے لیکن جہاز چلانا سیکھتا نہیں ہے، آنکھ بند کیے سوتا رہتا ہے تو کیا وہ پائلٹ بن جائے گا؟ لٰہذا اللہ والوں کے ساتھ رہو تو یہ ارادہ بھی کرو کہ ہمیں اللہ والا بننا ہے، کچھ محنت کرو، کچھ غم اُٹھاؤ۔ اللہ قیمتی ہے، اللہ کا راستہ قیمتی ہے، اس راہ کا راہ بر یعنی شیخ قیمتی ہے، اس راستے کا راہ بر قیمتی ہے۔ اس راستے میں نظر بچانے میں جو غم آئے گا وہ قیمتی ہوگا یا نہیں؟ میں تو کہتا ہوں کہ نظر بچانے میں جو غم آئے اس کو ایک ترازو میں رکھو اور سارے عالَم کی خوشیاں دوسری طرف رکھ لو تو سارے عالَم کی خوشیوں سے یہ غم عظیم المرتبت ہوگا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے کا غم ہے۔ اگر ایک کانٹا اللہ تعالیٰ کے راستے میں چبھ جائے، اس کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو اور دوسری طرف سارے عالَم کے پھول رکھ دو تو یہ کانٹا سارے عالَم کے پھولوں سے عظمت میں بڑھ جائے گا۔

راہِ حق کا ہر ایک خار اخترؔ
رشکِ ریحان و سنبل و سوسن

یہی بات اگر ہم سیکھ لیں تو اللہ تعالیٰ کا راستہ آسان ہے۔ بتایئے! صحابہ شہید ہوگئے لیکن اللہ کو ناراض نہیں کیا اور افسوس ہے کہ گردن کٹانا اور شہادت لینا تو درکنار ہم آج اپنی معمولی سی حرام خوشیوں کو ترک کرنے کے لیے تیار نہیں۔

بس اختر کی یہی فریاد ہے کہ حرام خوشیوں کو آگ لگادو۔ اللہ تعالیٰ ایسی مستی، ایسی

---

۲۹ صحیح البخاری: ۹۴۸/۲، (۶۴۴۳)، باب فضل ذکر اللہ تعالٰی، المکتبۃ القدیمیۃ

دائمی خوشی، ایسی لذتِ قرب دیں گے کہ دنیا ہی میں جنت سے زیادہ مزہ پاجاؤ گے، کیوں کہ خالق جنت جب دل میں ہو گا تو دنیا ہی میں جنت سے زیادہ مزہ نہ آئے گا؟ کہاں جنت کہاں خالق جنت؟ یہ خیالی پلاؤ نہیں ہے، حقیقت عرض کررہا ہوں۔ ذرا عمل کرکے تو دیکھو۔ اگر یہ مزہ نہ پاؤ تو کہنا۔

وہ شاہِ دو جہاں جس دل میں آئے
مزے دونوں جہاں سے بڑھ کے پائے

بس اب الفاظ ساتھ نہیں دے رہے ہیں، اس غیر محدود ذات کی لذتِ قرب کو ہماری محدود لغت احاطے میں لانے سے قاصر ہے۔ بس دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے اور ہم کو جذب فرمالے۔ اگر ہم ان کے نہ بھی بنناچاہیں تو بھی اپنے جذبِ کرم سے ہمیں اپنا بنالے اور ہمیں توفیق عطا فرمادے کہ ہماری زندگی کی ہر سانس ان پر فدا ہو اور ایک سانس بھی ہم ان کو ناراض نہ کریں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

❁❁❁❁

## اشکوں کی بلندی

خداوندا مجھے توفیق دے دے
فدا آنسو میں تجھ پر اپنی جاں کو

گنہگاروں کے اشکوں کی بلندی
کہاں حاصل ہے اخترؔ کہکشاں کو

اخترؔ

# ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

## تعلیم فرمودہ

### شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا۔ نفس پر جبر کر کے اللہ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہو جائے گا:

## ۱) ایک مٹھی داڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْهَکُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰی

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقر عید کی نماز واجب ہے، اسی طرح ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

اَمَّا اَخْذُ اللِّحْيَةِ وَهِيَ مَادُوْنَ الْقَبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهٗ
بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ

ترجمہ: داڑھی کا کتر انا جبکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہل مغرب اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ داڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور داڑھی داڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ داڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہو گی تو ایسا کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

## ۲) ٹخنے کھلے رکھنا

پاجامہ، شلوار، لنگی، جبہ اور اوپر سے آنے والے ہر لباس سے ٹخنوں کو ڈھانپنا مردوں کے لیے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ

ترجمہ: ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ)
سے ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

## ۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملے میں آج کل عام غفلت ہے۔ بد نظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالاں کہ

نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نا محرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے داڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر داڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، جبکہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی۔

نظر باز اور زناکار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے۔ اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بد نظری کرنے والے پر
اور جو خود کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بددُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بددعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔ پس قرآنِ پاک کی مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ اور

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بد نظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:

۱)...اللہ ورسول کا نافرمان ۲)...آنکھوں کا زناکار ۳)...ملعون

## ۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لا کر حرام مزہ لیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِى الصُّدُوۡرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوری کو

اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہو جانا یا پرانے گناہوں کو یاد کر کے اس سے مزہ لینا یا آیندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

## مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لیے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقت ور ہو جائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) اَللّٰہ اَللّٰہ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار کی پڑھیں۔ ایک تسبیح دُرود شریف کی (۱۰۰ بار)۔

❀❀❀❀

# اُمورِ عشرہ برائے اصلاحِ معاشرہ

## از محی السنۃ حضرتِ اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یعنی وہ دس اُمور (کام) جن کے التزام سے دین کے دوسرے احکام کی پابندی کی توفیق ان شاءاللہ تعالیٰ ملے گی۔

۱۔ تقویٰ اور اخلاص کا اہتمام۔ تقوی کا خلاصہ یہ ہے کہ فرائض وواجبات وسنن مؤکدہ کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے بچنا۔ اخلاص کا حاصل یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہی کرنا۔

۲۔ ظاہری گناہوں میں سے بدنگاہی، بدگمانی، غیبت، جھوٹ، بے پردگی اور غیر شرعی وضع قطع رکھنے سے خصوصاً بچنا۔

۳۔ اخلاقِ ذمیمہ (برے اخلاق) میں سے بے جا غصہ، حسد، عُجب، تکبر، کینہ اور حرص و طمع پر خصوصی نگاہ رکھنا۔

۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انفراداً واجتماعاً بہت اہتمام رکھنا۔ ان کے احکام اور آداب کو بھی معلوم کرنا۔ فضائل تبلیغ میں سے حدیث نمبر ۳ تا ۷ کو بار بار پڑھنا بالخصوص حدیث نمبر ۵ کو۔

۵۔ صفائی ستھرائی کا التزام رکھنا۔ بالخصوص دروازوں کے سامنے جن میں مساجد و مدارس کے دروازے خصوصاً توجہ کے مستحق ہیں ان کے سامنے زیادہ اہتمام صفائی کا رکھنا۔

۶۔ نماز کی سنن میں سے قرأت، رکوع، سجدہ اور تشہد میں انگلی اٹھانے کے طریقے کو سیکھنا۔ نیز اذان واقامت کی سنن کو توجہ سے معلوم کرکے ان پر عمل کی مشق کرنا۔

www.khanqah.org

۷۔ سنن عادات کا بھی خاص خیال رکھنا مثلاً کھانے پینے، سونے جاگنے، ملنے جلنے وغیرہ مسنون طریقے پر عمل کرنا۔

۸۔ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت روزانہ کرنا اور اس میں کلامِ پاک کے حُسن وجمال کی زیادہ سے زیادہ رعایت کرنا۔ یعنی قواعدِ اخفاء واظہار، معروف ومجہول وغیرہ کا لحاظ رکھنا اور درود شریف کم از کم ۱۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنا یا ایک تسبیح کسی نماز کے وقت تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۹۔ پریشان کن حالات ومعاملات میں یہ سوچ کر شکر کرنا کہ اس سے بڑی مصیبت وپریشانی میں مبتلا نہیں ہُوا۔ مثلاً بخار آنے پر یہ سوچنا کہ پیشاب تو بند نہیں ہُوا ہے، فالج، جنون اور قلبی امراض سے تو بچا ہُوا ہوں۔ نیز یہ اعتقاد رکھنا کہ بیماری سے گناہ معاف ہو رہے ہیں یا اس پر اجر وثواب ہو گا۔

۱۰۔ اپنے شب وروز کے اعمال کا شرعی حکم معلوم کرنا جن کا علم نہیں ہے کہ آیا وہ اوامر یعنی فرض، واجب، سُنّتِ مؤکدہ، سُنّتِ غیر مؤکدہ، مستحب ومباح میں سے ہیں یا نواہی یعنی کفر وشرک، حرام، مکروہ تنزیہی یا تحریمی میں سے اور جو اعمال خدانخواستہ منکرات میں سے معلوم ہوں ان کو جلد از جلد ترک کرنا۔

❁❁❁❁

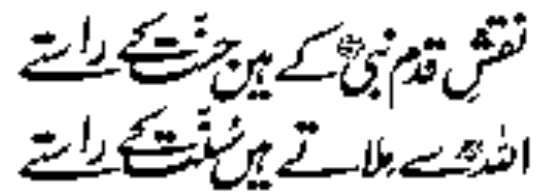

دنیاوی بادشاہوں کے دربار میں داخلے کے بے شمار آداب اور پروٹوکول ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جو بادشاہوں کے بادشاہ ہیں ان کے دربار تک پہنچنے کا راستہ کتنا اہم اور نازک ہوگا اس کی صحیح قدر اللہ والوں سے پوچھیے جو نہ صرف اس راہ کو طے کر چکے ہیں بلکہ اس کے تمام آداب سے بھی اچھی طرح واقف ہوتے ہیں۔

شیخ العرب والعجم مجددِ زمانہ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ ''آدابِ راہِ وفا'' اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کی راہ، اس کے آداب اور اس راہ پر چلنے والے اہلِ اللہ کی پہچان پر مبنی ہے۔ اس وعظ میں حضرت والا نے راہِ وفا پر چلنے والے ان اہلِ وفا کی علامات بھی بیان فرمائی ہیں جن کی پیروی کرنے پر ہر ایک کے لیے اللہ کا راستہ طے کرنے کی راہیں کھل جاتی ہیں۔

www.khanqah.org

ناشر
کتب خانہ مظہری